مقام اشاعت — دفتر رضوی پریس — آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

اس رسالہ میں اس کی تحقیق ہے کہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے

از افادات عالیہ

حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان

۱۳۲۲ھ

جس کو

مولوی محمد اعجاز ولی خان معتمد رضوی پریس نے باہتمام مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

رضوی پریس واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی محلہ سوداگران میں چھپ کر شائع کیا

باردوم ۱۰۰۰ اجلد — ۲۶ ۱/۲۵ — قیمت فی جلد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ ۔ از شہر کہنہ بریلی ۔ ۱۳ ۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ قرآن شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا تھا یا اُن سے پہلے بھی کسی نے جمع کیا اور یہ جو سُنا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا اور اُن کا جمع کیا ہوا مدفون کر دیا گیا یہ سچ ہے یا غلط بینوا توجروا

الجواب

قرآن عظیم کی جمع وترتیب آیات وتکمیل وتفصیل سور زمانۂ اقدس حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الٰہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم وارشاد وتعلیم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی ۔ مگر قرآن عظیم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں پتھر کی تختیوں بکری دُنبے کے پوستوں شانوں پسلیوں وغیرہا میں تھا ایک جگہ سارا قرآن عظیم مجموعہ نہ تھا جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صدہا صحابۂ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حق جل وعلا نے القا کیا کہ حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے یونہی جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجیے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کر لی جائیں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا ہر سورت ایک
جُدا صحیفے میں تھی وہ صحیفے تا حیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور اُن کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ
بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے پاس رہے عرب میں
ہر قوم و قبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی۔ مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف
لام کہتا تھا کوئی الف میم کہ اسی لغت پر حدیث لیس من امبر امصیام فی امسفر وارد ہے
علامات مضارع حروف اتین کو کوئی مفتوح پڑھاتا تھا کوئی مکسور ما مشبہ بلیس کی خبر کو
کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع اِنَّ و اَنَّ وغیرہما کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پر رکھتا
بعض قبائل ہر جگہ (ب) کو (م) بولتے (م) کو (ب) تا رحمۃ ونحوہا کو کوئی حالت وقفی میں
کوئی (ہ) کہتا کوئی (ت) منصوب مُنوّن پر کوئی الف سے وقف کرتا کوئی صرف سکون
سے بعض مرفوع و مجرور پر بھی واو و یا سے وقف کرتے۔ بعض قومیں حروف مدہ سے
حرکات موافقہ پر قناعت کرتیں اَعُوذُ کو اَعُذُ تعالیٰ کو تعالَ وغیرہ ذلک کہتیں اسی قسم کے
بہت سے تفاوت لہجہ و طرز ادا تھے قرآن عظیم خاص لغت قریش پر اُترا تھا کہ صاحب
قرآن صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریشی تھے۔ ؎

گلبنِ تو کہ زگلزار قریشی گل کرد ؎ زاں سبب آمدہ قرآن بزبان قریشی

زمانہ اقدس حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم نیا نیا اُترا تھا اور
ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادات کا دفعۃً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ
ہر قوم عرب اپنی طرز و لہجہ میں قراءت قرآن عظیم کرے زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ میں بعض
بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا جس لہجہ و لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا
یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر

باہم جنگ وجدل وزدوکوب کی نوبت پہنچی یہ کہتا تھا قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہے ہر ایک اپنے لغت پر دعویٰ کرتا تھا جب یہ خبر امیر المومنین غنی کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب ولہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فتنہ اٹھتا ہے لہذا تمام امت کو خاص لغت قریش پر جس میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے صحیفہائے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس محفوظ ہیں منگا کر اُن کی نقلیں لیکر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیجدیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کیلیے تلف کر دیے جائیں اسی رائے صائب کی بناپر امیر المومنین غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہلا بھیجا کہ صحیفہائے صدیقی بھیجدیجیے ہم اُن کی نقلیں لیکر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپکو واپس کر دینگے ام المومنین نے بھیجدیے امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر وسعید بن عاص وعبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دیے ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لیکر چاک کر دیے بالجملہ اصل جمع قرآن تو بحکم رب العزۃ حسب ارشاد حضور پرنور سید الاسیاد صلے تعالیٰ علیہ وسلم ہو لیا تھا سب سُور کا یکجا کرنا

باقی تھا امیر المؤمنین صدیق اکبر نے بمشورہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اسی جمع فرمودہ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المؤمنین عثمن غنی نے بمشورہ امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ شانہ ہے کما قال عز من قائل اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم مستدرک میں بشرط بخاری ومسلم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نؤلف القرآن فی الرقاع یعنی ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قرآن پارچوں میں جمع کرتے تھے۔ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں قد کان القرآن کلہ کتب فی عہد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور صحیح بخاری شریف میں انھیں سے مروی قال ارسل الی ابوبکر مقتل اہل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ لقراء القرآن وانی اخشی ان یستحر القتل بالقراء بالمواطن فیذہب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتہمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعہ فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاتہ ثم عند حفصۃ بنت عمر ھذا مختصرا اس حدیث طویل کا خلاصہ وہی ہے کہ بعد جنگ یمامہ

فاروق نے صدیق کو جمع قرآن کا مشورہ اور صدیق نے زید بن ثابت کو اس کا حکم دیا
کہ متفرق پرچوں سے سب سورتیں یکجا ہوکر صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین کے پاس
ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں
اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر رحمۃ اللہ علی ابی بکر ہو اول من جمع کتاب اللہ
مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کا ہے اللہ ابوبکر پر رحمت کرے سب سے پہلے
انھیں نے قرآن جمع کیا رواہ ابوداؤد فی المصاحف بسند حسن عن عبد خیر
قال سمعت علیا یقول تذکرہ امام اجل عارف باللہ حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کتاب فہم السنن میں فرماتے ہیں کتابۃ القرآن لیست بمحدثۃ فانہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کان یأمر بکتابتہ ولکنہ کان مفرقا فی الرقاع والاکتاف
والعسب فانما امر الصدیق بنسخہا من مکان الی مکان مجتمعا وکان ذلک بمنزلۃ
اوراق وجدت فی بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا القرآن
منتشر فجمعہا جامع وربطہا بخیط حتی لا یضیع منہا شیٔ یعنی قرآن کا لکھنا تو زمانہ
اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بحکم اقدس ہو چکا تھا مگر متفرق تھا
صدیق نے یکجا کر دیا تو گویا یہ ایسا ہوا کہ قرآن کے اوراق جو حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ مبارک میں منتشر تھے وہ جمع کرنے
والے نے ایک ڈورے میں باندھ دیے نقلہ فی الاتقان صحیح بخاری شریف
میں ہے حدثنا موسیٰ ثنا ابراھیم ثنا ابن شھاب ان انس بن مالک
حدثہ ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمن وکان یغازی
اھل شام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فافزع
حذیفۃ اختلافھم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمٰن یا امیر المومنین ادرک
ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیھود والنصاریٰ فارسل

عثمان الی حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف
ثم نردھا الیک فارسلت بہا حفصۃ الی عثمان فامر زید بن ثابت و عبد اللہ بن
زبیر بن سعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف
وقال عثمان للرھط القرشیین الثلثۃ اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن
فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد
عثمان الصحف الی حفصۃ فارسل الی کل افق بمصحف بما نسخوا وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ
امیر المومنین عثمان غنی نے اختلافات لہجہ ولغات سنکر صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ
سے منگائے اور انھیں کی نقلوں سے مصحف بنا کر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد
نقل حضرت ام المومنین کو واپس دیے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ابن اشتہ کتاب المصاحف
میں راوی اختلفوا فی القراءات علی عہد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اقتتل الغلمان
والمعلمون فبلغ ذلک عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عندی تکذبون بہ
وتلحنون فیہ فمن نأی عنی کان اشد تکذیبا واکثر لحنا یا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اجتمعوا فاکتبوا للناس اماما فاجتمعوا فکتبوا الحدیث رواہ من طریق ایوب
عن ابی قلابۃ قال حدثنی رجل من بنی عامر یقال لہ انس بن مالک فذکرہ
سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فواللہ
مافعل الذی فعل فی المصاحف الا عن ملأ منا قال ما تقولون فی ھذہ القراءات
فقد بلغنی ان بعضہم یقول ان قراءتی خیر من قراءتک وھذا یکاد یکون کفرا
قلنا فما تری قال اری ان نجمع الناس علی مصحف واحد فلا یکون فرقۃ ولا اختلاف
قلنا فنعم مارأیت یعنی عثمان کے حق میں سوا کلمۂ خیر کے کچھ نہ کہو خدا کی قسم معاملۂ مصاحف
میں انھوں نے جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ واتفاق سے کیا انھوں نے ہم سے کہا کہ تم

اِن مختلف لہجوں میں کیا کہتے ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اوروں سے کہتے ہیں میری قرارت
تیری قرارت سے اچھی ہے اور یہ بات کفر کے قریب تک پہنچی ہے ہم نے کہا بھلا آپ کی
کیا رائے ہے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیں کہ پھر
باہم نزاع واختلاف نہو ہم سب نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے رواہ ابوبکر بن
ابی داود بسند صحیح عن سوید بن غفلۃ قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ نذکرہ القان
میں ہے قال ابن التین وغیرہ الفرق بین جمع ابی بکر وجمع عثمن ان جمع ابی بکر کان لخشیۃ
ان یذھب من القران شئ بذھاب حملتہ لانہ لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعہ
فی صحائف مرتبا لآیات سورۃ علی ما وقفھم علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وجمع عثمن کان لما کثر الاختلاف فی وجوہ القراءت حین قرأوہ بلغاتہم
علی اتساع اللغات فادی ذلک بعضھم الی تخطئۃ بعض فخشی من تفاقم الامر فی
ذلک نسخ تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا لسورۃ من سائر اللغات علی لغۃ
قریش محتجا بانہ نزل بلغتھم وانکان قد وسع فی قراءتہ بلغۃ غیرھم دفعا للحرج
والمشقۃ فی ابتداء الامر فرأی ان الحاجۃ الی ذلک انتہت فاقتصر علی لغۃ واحدۃ
امام بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں کان ھذا سببا لجمع عثمن
القران فی المصحف والفرق بینہ وبین الصحف ان الصحف ھی الاوراق المجردۃ
التی جمع فیھا القران فی عھد ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکانت سورا مفرقۃ کل
سورۃ مرتبۃ بآیاتھا علی حدۃ لکن لم یرتب بعضھا اثر بعض فلما نسخت ورتب بعضھا
اثر بعض صارت مصحفا ولم یکن مصحفا الا فی عھد عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمدۃ القاری
والقان شریف میں ابوبکر بن ابی داؤد سے منقول قال سمعت اباحاتم السجستانی یقول
کتب سبعۃ مصاحف فارسل الی مکۃ والی الشام والی الیمن والی البحرین والی البصرۃ
والی الکوفۃ وحبس بالمدینۃ واحد امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں

فرماتے ہیں (حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمٰن الصحف الی حفصۃ) وکانت
عندھا حتی توفیت فاخذھا مروان حین کان امیرا علی المدینۃ من قبل معویۃ
رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فامر بھا فشققت وقال انما فعلت ھذا لانی خشیت
ان طال بالناس زمان ان یرتاب فیھا مرتاب رواہ ابن ابی داؤد وغیرہ اسی
میں ہے کان التالیف فی الزمن النبوی والجمع فی المصحف فی زمن الصدیق والنسخ
فی المصاحف فی زمن عثمٰن وقد کان القراٰن کلہ مکتوبا فی عھدہ صلی اللّٰہ تعالٰی
علیہ وسلم لکنہ غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور انتھی واللّٰہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ از پٹنہ عظیم آباد ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جامع
قرآن مجید کس رو سے کہتے ہیں اس کا جواب کتب احادیث و تواریخ سے تحریر
فرمائیں بینوا توجروا۔

الجواب

قرآن عظیم کا جامع حقیقی اللہ عزوجل ہے قال جل وعلا ان علینا جمعہ وقراٰنہ بیشک ہمارے
ذمے ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔ پھر جامع عزوجل کے مظہر اول واتم واکمل حضور سید المرسلین
صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوئے آیات قرآنیہ اسی ترتیب جمیل پر کہ مسلمانوں کے
ہاتھ میں ہے مطابق ترتیب لوح محفوظ حسب تبلیغ جبریل و تعلیم جلیل صاحب
تنزیل صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم زمانہ اقدس ہی میں ایک ایک سورتوں میں جمع
ہولیں۔ قرآن عظیم ۲۳ برس میں حسب حاجت عبادت متفرق آیتیں ہو کر اترا کسی سورت
کی کچھ آیات اتریں پھر دوسری سورت کی آیتیں آئیں پھر سورت اولٰی کی نازل ہوئیں
حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں
سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے لکھی جائیں اسی طرح خود

منتظم ہوتیں اور حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پھر حضور سے سُن کر صحابہ کرام
رضی اللہ تعالےٰ عنہم اسی ترتیب پر اُسے نمازوں تلاوتوں میں پڑھتے قرآن عظیم
صرف ایک واحد لغت قریش پر نازل ہوا عرب میں مختلف قبائل اور اُن کے
لہجے باہم حرکات و سکنات و بعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے علامات مضارع کو
قریش مفتوح رکھتے دیگر بعض قبائل ات ن کو مکسور کرکے نِعلَم نِستعین کہتے
لغت قریش میں تابوت آخر میں تائے قرشت سے تھا۔ دوسروں کے لغت
میں تابوہ ہائے ہوز سے اسی قسم کے بالائی اختلافات بکثرت تھے جن سے
کلام بلکہ جوہر نظم کو کبھی کوئی ضرر نہ پہنچتا اور مادری لہجہ زبانوں پر چڑھا ہوا دفعۃً
بدل دینا سخت دشوار۔ لہٰذا حضور پُرنور رحمت مہداۃ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
نے اپنے رب سے عرض کرکے دیگر قبائل والوں کے لیے اُن کے لہجوں کی رخصت
لے لی تھی جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ہر رمضان مبارک میں جس قدر قرآن عظیم
اب تک اُتر چکا ہوگا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا دَور کرتے
جو سنت سنیہ اب تک بحمد اللہ تعالیٰ حفاظ اہلسنت میں باقی ہے اور باقی رہے گی حتیٰ یاتی
امر اللہ وھم علی ذلک سال اخیر میں وحی علیہ الصلاۃ والسلام نے دوبار صرف اصل لغت
قریش پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
دَور کیا اور اس کی تکرار سے اشارہ ہوا کہ وہ رخصت منسوخ اور اب صرف اسی
لغت پر جس میں اصل نزول ہوا استقرار امر ہوا۔ سُور اگرچہ زمانہ اقدس میں مرتب
ہو چکی تھیں مگر یکجا مجتمع نہ تھیں متفرق پرچوں بکری کے شانوں وغیرہا میں متفرق جگہ
تھیں سوا اُن مبارک سینوں کے جن میں سارا قرآن عظیم محفوظ تھا حال یہی تھا
یہاں تک کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر عوام سے احتجاب فرمایا
خلافت خلیفہ برحق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں

بکثرت صحابۂ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے حافظ حقیقی جامع ازلی جل جلالہ نے اپنا وعدہ صادقہ وانا لہ لحفظون ؓ پورا فرمانے کو پہلے یہ کریم داعیہ قلب کریم حضرت موافق الرائے بالوحی والکتاب سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ میں ڈالا حضرت فاروق نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوہیں قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پاتے گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا میری رائے ہے کہ حضرت جمع قرآن کا حکم فرمائیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو ابتداءً اس میں تامل ہوا کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ کیا ہم کیونکر کریں فاروق اعظم رضی اللہ تعالی نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے بالآخر رائے صدیق بھی موافق ہوئی اور زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالے عنہ کو بلاکر فرمان خلافت نسبت جمع کتاب اللہ صادر ہوا زید رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی وہی شبہہ پیش کہ کیونکر کیجیے گا وہ کام حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام نے نہ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے یہاں تک کہ صدیق وفاروق وزید بن ثابت وجملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق مواضع سے جمع کر لیا گیا اور وہابیہ کا یہ شبہہ جس پر آدھی وہابیت کا دارمدار ہے کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے نہ کیا دوسرا کیا اُن سے زیادہ مصالح دین جانتا ہے کہ اُسے کرے گا باجماع صحابہ مردود قرار پایا۔ والحمد للہ رب العلمین سور قرآنیہ اگرچہ متفرق مواقع سے ایک دفعہ میں مجتمع ہو گئی تھیں اور وہ مجموعہ صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہم کے پاس تھا مگر ہنوز تین کام باقی تھے (۱) ان مجموع

صحیفوں کا ایک مصحف واحد میں نقل ہونا (۲) اُس مصحف کے نسخے معظم بلاد اسلام مملکت اسلامیہ کے عظیم عظیم قسمتوں میں تقسیم ہونا (۳) رخصت سابقہ کی بنا پر جو بعض اختلافات لہجہ کے آثار کتابت قرآن عظیم میں متفرق لوگوں کے پاس تھے اور وہ قرآن عظیم کے حقیقی اُس منزل من اللہ ثابت مستقر غیر منسوخ محفوظ لہجہ سے جدا تھے دفع فتنہ کے لیے اُن کا محو ہونا یہ تینوں کام حفظ حافظ حقیقی جامع ازلی جلالہ نے اپنے تیسرے بندے امیر المومنین جامع القرآن ذی النورین عثمن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لیا اور یہ اُن عظیم کا جمع کرنا حسب وعدۂ الٰہیہ تام و کامل ہوا اس لیے اُس جناب کو جامع القرآن کہتے ہیں

واللہ تعالےٰ اعلم

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

محمدی سنی حنفی قادری
احمد رضا خاں

تاجران کے ساتھ خاص رعایت ہوتی ہے۔ جو خط وکتابت سے طے ہو سکتی ہے۔ نیازمند منیجر رضوی پریس بریلی

جملہ کتب ملنے کا پتہ :- مولوی محمد ابراہیم رضا خاں دفتر رضوی پریس محلہ سوداگران بریلی - یو پی